چاند سی دُلہن
ایس اے نقوی
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

چاند سی دلہن

ایس اے نقوی

یہ افسانہ اردو ڈائجسٹ مارچ 2018 کے ایڈیشن میں شائع ہو چکا ہے اور رائٹر کی درخواست پر پاک سوسائٹی پر لگایا گیا ہے۔

"افف باجی ۔۔۔۔۔اچھی بھلی تو لڑکی تھی ۔۔۔۔۔مجھے تو بہت پسند آئی ۔۔۔۔سلجھی ہوئی، پڑھی لکھی، خوبصورت اور خاندان بھی بہت اچھا تھا۔۔۔اور بھلا کیا چاہیے"۔صابرہ نے تاسف سے کہا۔

"کیوں بھئی ۔۔۔۔لڑکی کی ناک نہیں دیکھی کیا۔۔۔۔۔میرے شہروز کے لیے میں کوئی چپٹی ناک والی لڑکی تھوڑی نہ لوں گی۔۔۔۔ایک ہی تو بیٹا ہے میرا"؟۔عادلہ نے ہاتھ جھلا کر کہا۔

"چپٹی ناک؟؟اب میں نے ناک پر تو اتنا غور کیا نہیں البتہ اورل آل مجھے وہ بہت پرکشش لگی۔۔۔۔اور اگر ناک چپٹی تھی بھی تو خیر تھی باجی۔۔۔مجموعی طور پر تو مجھے وہ بچی بڑی ہی پیاری لگی۔۔۔۔۔"۔اس نے کھلے دل سے تعریف کی۔

"دیکھو صابرہ۔۔۔تمہارا کوئی بیٹا تو ہے نہیں۔۔۔۔بھلا تم کیا جانو ایک ماں کے کیا کیا ارمان ہوتے ہیں۔۔۔۔"۔اس نے میٹھے لہجے میں کڑوی بات کی مگر صابرہ نے دل پر نہیں لیا۔۔۔۔۔وہ اللہ کی رضا میں راضی تھی۔اس پر معاشرے کی کڑوی باتیں اثر نہ کرتی تھیں اس لیے بڑے نارمل انداز میں بولی۔

"باجی چھ ماہ میں چھ سو لڑکیاں تو دیکھ لیں آپ نے۔۔۔۔۔آخر آپ کو شہروز کے لیے کیسی لڑکی چاہیے"۔

"مجھے تو اپنے بیٹے کے لیے چاند سی دلہن چاہیے"۔لہجے میں عجیب سا فخر گھل گیا تھا۔

"چاند میں بھی تو داغ ہوتا ہے۔۔۔۔پرفیکٹ تو وہ بھی نہیں"۔صابرہ نے کہنا چاہ مگر ہمت نہ کر پائی اس لیے سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"باجی جہاں کسی میں کئی خوبیاں ہوں وہاں ایک آدھ خامی کو تو نظر انداز کر دینا چاہیے"۔

اس سادہ سی بات کا عادلہ صاحبہ تو برا ہی مان گئیں۔۔۔۔ناگواری سے پہلو بدل کر بولی۔

"لاکھوں میں ایک ہے میرا بیٹا۔۔۔۔ایسے ہی ایک آدھ خامی والی قبول کرنا ہوتی تو تمہارے گھر سے نہ رشتہ لے لیتی۔۔۔۔۔سگی بھانجیاں تھیں میری۔۔۔۔مگر میری بری قسمت کہ تیری ایک بیٹی کا قد چھوٹا ہے تو دوسری کا رنگ سانولا"۔

صابرہ یہ سنتے ہی خاموش ہو گئی۔۔۔۔اس کا دل بری طرح دکھا تھا۔۔۔۔۔۔

صابرہ اور عادلہ سگی بہنیں تھیں۔۔۔عادلہ کا بس ایک بیٹا اور ایک ہی بیٹی تھی جبکہ صابرہ کی دونوں بیٹیاں تھیں۔ شہروز نے باپ کا کاروبار سنبھالا تو عادلہ کو اس کی شادی کی فکر ستانے لگی۔۔۔۔چھ ماہ سے وہ لگاتار اس کے لیے لڑکی ڈھونڈ رہی تھی مگر مجال ہے جو اب تک اسے اس کی توقعات کے عین مطابق کوئی لڑکی ملی ہو۔

چھ ماہ کی تگ و دود کے بعد جب تھک چکی تو اپنی بہن صابرہ کے گھر جا بیٹھی کے وہ اپنی جان پہچان کی تمام لڑکیاں دکھا دے ۔۔۔۔صابرہ نے ایک ہفتے میں اسے جانے کتنی لڑکیوں کے رشتے دکھا دیے تھے مگر مجال ہے جو عادلہ کے دل کو کوئی لگی ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

”ارے کم بخت۔۔۔۔جانے مجھے تیری ماں نے کیا گھول کر پلا دیا تھا جو میں اندھی ہو کر تجھے اپنے شہروز کے لیے پسند کر بیٹھی“۔وہ شاہین کے سر پر کھڑی کب سے اسے باتیں سنا رہی تھی۔

”اماں اب بس بھی کرو۔۔۔تم ہی نے مجھے پسند کیا تھا۔۔۔خود ہی کہا تھا کہ پورا ملک کھنگالنے کے بعد تجھے میں ملی ہوں“۔ شاہین نے بھی اسے اسی کی بات یاد کروائی۔

”ارے جب چائے دینے آئی تھی تب تو ایسی گونگی بنی بیٹھی تھی جیسے منہ میں زبان ہی نہیں مجھے کیا پتا تھا اندر دو فٹ کی لمبی زبان چھپائے بیٹھی ہے“۔وہ مزید طیش میں آ کر بولی۔

”اماں اب تم بلاوجہ باتیں سنائو گی تو میں کچھ تو کہوں گی“۔اس نے زچ ہو کر کہا۔

”زیادہ زبان نہ چلا۔۔۔جا جلدی اچھا سا کھانا تیار کر۔۔۔آج میری شہزادی بیٹی کو دیکھنے لڑکے والے آ رہے ہیں ۔۔۔۔“۔اس نے چٹختے انداز میں حکم دیا تو شاہین بھی منہ بسور کر کچن کی طرف چل دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

”ارے ساجدہ (رشتے کروانے والی) میں اتنے دن سے تمہارے فون کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔تم نے تو بتایا ہی نہیں پھر کے لڑکے والوں نے کیا جواب دیا۔۔۔۔ارے وہ تو نہال ہو گئے ہوں گے میری شہزادیوں جیسی بیٹی کو دیکھ کر۔۔۔۔آخر پڑھی لکھی، خوبصورت سلجھی ہوئی ہے میری بیٹی“۔عادلہ نے ساجدہ کو کال کر کے رسمی حال احوال کے فوراً بعد ہی پوچھا۔

”جی۔۔۔۔بات تو آپ کی ٹھیک ہے مگر ہر کسی کی اپنی پسند ہوتی ہے۔۔۔۔معاف کرنا بہن مگر انہیں شگفتہ پسند نہیں آئی “۔ساجدہ نے جھجکتے ہوئے بتایا۔

”دماغ تو ٹھیک ہے ساجدہ۔۔۔۔ارے کیا کمی ہے میری بیٹی میں۔۔۔انہیں آخر لڑکی میں چاہیے کیا؟؟؟۔۔“۔وہ جوش

میں آئی۔

"کمی تو کوئی نہیں بس وہ کہہ رہے تھے کہ انہیں اپنے بیٹے کے لیے چاند سی دلہن چاہیے"۔ ساجدہ نے سادگی سے بتا کر کال کاٹ دی اور عادلہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شُد

اس افسانہ پر آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔